سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: نوّیں

رسالہ نمبر 8

# جُمَلُ النّور فی ۱۳۳۹ھ
# نھی النساء عن زیارۃ القبو

(نور کے جملے، عورتوں کو زیارت قبور سے
روکنے کے بارے میں)

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

# رسالہ
# جُمَلُ النّور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور ۱۳۳۹ھ
## (نور کے جملے، عورتوں کو زیارت قبور سے روکنے کے بارے میں)

بسم اللہ الرّحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

**مسئلہ ۱۸۱:** مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب مدرس اول مدرسہ قادریہ احمد آباد گجرات محلّہ جمال پور ۲۸صفر ۱۳۳۹ھ

مولانا موصوف نے ایک رجسٹری بھیجی جس میں بحر الرائق و تصحیح المسائل مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کو جانے کی اجازت پر زور دیا گیا تھا، ان کو یہ جواب بھیجا گیا۔

**الجواب:**

مولانا المکرم مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زید کرمہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی دو رجسٹریاں آئیں، تین مہینے سے زائد ہوئے کہ میری آنکھ اچھی نہیں تھی، ، میری رائے اس مسئلہ میں خلاف پر ہے، مدت ہوئی اس بارے میں میرا فتوٰی تحفہ حنفیّہ میں چھپ چکا، میں اس رخصت کو جو بحر الرائق میں لکھی ہے مان کر نظر بحالات نساء سوائے حاضری روضہ انور کہ واجب یا قریب بواجب ہے۔ مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص ومزامیر وسرود

میں آج کل جُہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو میں عوام رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا نہ کہ وہ جن کو انجشہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حُدی خوانی بالحان خوش پر عورتوں کے سامنے ممانعت فرما کر انھیں نازک شیشاں فرمایا۔ والسلام

مولوی صاحب نے دوبارہ رجسٹری بھیجی۔ جس پر جواب ارسال ہوا۔

**مسئلہ:** ازاحمد آباد گجرات محلّہ جمال پور مرسلہ مولوی عبدالرحیم صاحب ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

مخدومی مکرمی معظمی جناب مولانا صاحب دام مجدکم، بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کے واضح رائے عالی ہو کہ محبت نامہ موصول ہو۔ فتوٰی کو آپ کے دیکھا، حضرت مولانا! مجھے آپ اس مسئلہ میں سمجھائے کہ مسجد نبوی میں تین سو مرد اور ایک سو ستر عورتیں تھیں، یہ منافقین آخری صف میں کھڑے ہوئے تھے اور عورتوں کو جھانکتے تھے، نماز فجر وعشاء میں عورتیں توجہ انوار حقیقت محمدی وحقیقت قرآن کے لیے حاضر ہوتی تھیں تو منافقین کی نالائق حرکت کا انتظام خدائے تعالٰی اور قرآن عظیم نے یہ نہ کیا کہ منافقین اور فیض لینے والی عورتوں کو یہ حکم دیا ہوتا کہ دونوں مسجد نبوی میں جمع نہ ہوں، اور فیض رسانی عورتوں کی اس بہانے سے بند نہ ہوئی بلکہ انتظام رسانی یہ ہوا کہ

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ [1] وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ [2] | بیشک ہمیں معلوم ہیں تم میں کے آگے والے اور پیچھے والے اور بیشک تمہارا رب ان کو جمع کرے گا۔ بلاشبہہ وہ حکمت والا علم والا ہے۔ (ت) |

اور انتظام حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ کیا:

| | |
|---|---|
| خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا اٰخرھا و خیر صفوف النساء اٰخرھا وشرھا اولھا[3]۔ | مردوں کی صفوں میں سب سے بڑھ کر اگلی ہے اور سب سے کم تر پچھلی، اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بہتر پچھلی ہے اور سب سے کم تر اگلی ہے۔ (ت) |

مسجد میں عورتوں کی نماز بند ہوئی اس کو بندہ مانتا ہے، فیض حقیقت محمدی وحقیقت قرآن لینے کو باپردہ پانچ دس عورتیں محلّہ کی مل کر مرشد کے مکان پر جائیں اور مرشد طریقت مرتعش اور شیخ فانی پردہ میں بٹھا کر ان کو توجہ حقیقت محمدی اور قرآن کی دے اس پر حکم حُرمت لگانا غلط اور فیض محمدی کا مقابلہ اور مورد یُرِیْدُوْنَ اَنْ

[1] القرآن ۱۵/ ۲۴

[2] القرآن ۱۵/ ۲۵

[3] صحیح مسلم باب تسویۃ الصفوف الخ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۱۸۲

یُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ[4] (اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھانا چاہتے ہیں۔ت) بنتا ہے۔ شیخ طریقت تو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ[5] الاٰیۃ (بیشک ہم نے امانت پیش کی الآیۃ۔ت) میں جو امانت ہے اس کو ذاکرات کے سینہ میں باپردہ بٹھا کر توجہ دے کر جماتا ہے۔ اور یہ اس امانت کی جڑ اکھاڑتا ہے۔ یہ فیض جڑ اکھاڑنے والے کو بے وقار کرکے اکھاڑ دے گا۔ محمدی المشرب سنتِ حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام پر عمل کرتا ہے۔ حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ السلام نے عورتوں کو توجہ دی، اول مرید کرکے، یہ بھی عورتوں کو مرید کرکے توجہ دیتا ہے۔ طریقہ عالیہ قادریہ کی توجہ کلمہ طیبہ کے ذکر کی ہوگی، اب عورتوں کو پردہ میں بٹھا کر ذکر کلمہ طیبہ کا بتایا جائے گا ضربِ الااللہ قلب پر مارنا سکھایا جائے گا۔ پردہ میں عورت خلیفہ مرشد طریقت کی بیٹھ کر ذکر کلمہ طیبہ کا سکھاتی ہے اور مرشدِ طریقت اونچ نیچ سمجھاتے ہیں، پردہ میں ایک عورت نہیں محلّہ کی دس پندرہ عورتیں بیٹھیں ہیں، یہاں خلوتِ اجنبیہ کا حکم نہیں لگتا۔ یہ جلوت ہے۔ جلوت میں فیض رسانی طریقت عالیہ قادریہ کی ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اس مجلس میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی توجہ بھی عورتوں کو دی جاتی ہے۔ بریلی میں حاضری کا کئی بار موقع ہوا ہے، وہاں یہ عمل دیکھنے میں نہیں آیا، نہ وہاں سُنا کہ کوئی مشائخ یہ کرتے ہیں ہمارے یہاں ڈولی میانہ مشکل سے ملتا ہے، غرباء مساکین میں قدرت ان سواریوں میں بیٹھنے کی نہیں۔ اور نہ قرآن عظیم نے ڈولی ومیانہ کا حکم دیا ہے___ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ط[6] (ان پر اپنی چادریں ڈال دیں۔ت)

اور قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ[7] وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ[8] (ایمان والے مردوں سے فرماؤ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور ایمان والی عورتوں سے فرماؤ اپنی نظریں پست کریں۔ت) وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ص[9] (اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ت) اس پردہ پر احمد آباد کی ذاکرات کا عمل ہے۔ عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۴ ص ۷۸:

| | |
|---|---|
| حاصل الکلام من ھذا کلہ ان زیارۃ القبور مکروھۃ للنساء بل حرام فی ھذا الزمان لاسیّما نساء مصر لان خروجھن علٰی وجہ الفساد والفتنۃ وانما رخصت الزیارۃ لتذکر امر الاٰخرۃ | حاصل یہ کہ عورتوں کے لیے زیارت قبور مکروہ ہے بلکہ اس زمانے میں حرام ہے خصوصًا مصر کی عورتوں کے لیے اس لیے کہ ان کا جانا فتنہ اور خرابی کے طور پر ہوتا ہے زیارت کی رخصت اس لیے ہوئی تھی کہ امر آخرت کو |

[4] القرآن ۹/ ۳۲
[5] القرآن ۳۳/ ۷۲
[6] القرآن ۵۹/۳۳
[7] القرآن ۳۰/۲۴
[8] القرآن ۳۱/۲۴
[9] القرآن ۳۱/۲۴

| | |
|---|---|
| وللاعتبار بمن مضی وللتزھد فی الدنیا[10] | یاد کریں، وفات پانے والوں سے عبرت لیں، اور دنیا سے بے رغبت ہوں۔(ت) |

یہ حکم مصر کی بغایہ مغنیہ دلالہ کا ہے اس حکم کو نیک بخت عورتوں پر لگانا غلط ہے۔لوادرك رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مااحدثت النساء (اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ دیکھتے جو عورتوں نے اب پیدا کیا۔ت) کی شرح عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۰ میں ہے:

| | |
|---|---|
| بعضھن یغنین باصوات عالیۃ مطربۃ منھن صنف بغایا[11] | ان میں کچھ ایسی ہوتی ہیں جو طرب انگیز بلند آوازوں سے گاتی ہیں اور کچھ بدکار قسم کی ہیں۔(ت) |

احمد آباد میں تین کوس درگاہ حضرت گنج احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ہے، مکان بہت پر فضا ہے اور تالاب سنگین ہے، وہاں دھنے کی قوم کی اور لکڑ بیچنے والی قوم کی عورتیں لہنگا ساڑھی پہن کر جاتی ہیں اور گربے گاتی ہیں اور ان کی قوم کی ضیافتیں ہوتی ہیں اس میں وہ عورتیں گربے گاتی ہیں، حلقہ عورتوں کا بن جاتا ہے اور تالی بجاتی ہیں اور پھرتی جاتی ہیں رنڈیوں کی طرح گیت گاتی جاتی ہیں ان پر بل حرام فی ھذا الزمان لاسیما نساء مصر (بلکہ اس زمانے میں خصوصًا زنانِ مصر کے لیے حرام ہے۔ت) کا حکم برابر عمدہ طور پر چسپاں ہے۔اور غنیۃ المستملی کے صفحہ ۵۹۵ میں وان یکون فی زماننا للتحریم لمافی خروجھن من الفساد[12] اھ (ہمارے زمانے میں تحریم کے لیے ہوگا کیونکہ ان کے جانے میں خرابیاں ہیں اھ۔ت) اور جو عورتیں قوالی رنڈیوں کی اور قوالی مردوں کی سننے جاتی ہیں ان کو زیارت القبور کو جانا حرام ہے، ان کے حرام ہونے سے ذاکرات اور فیض لینے جانے والی عورتوں کو کیا نقصان، اگرچہ ایک عورت ہزاروں میں ایک ہو۔دس ہزار آدمیوں نے کُتّے اور خنزیر کے گوشت کی بریانی پکائی ہے اور ایک نے بکری کے گوشت کی بریانی پکائی۔دونوں بریانوں پر حکم حرمت اور حکم حلت غلط، او کتے کی بریانی پر حکم اور بکری کے بریانی پر حکم حلت صحیح، دونوں کا حکم جدا مفتی کو بیان کرنا پڑھے گا۔

| | |
|---|---|
| اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾[13] اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾[14]۔ | توکیا جو مومن ہے فاسق کی طرح ہوگا؟ دونوں برابر نہیں۔ یا پرہیزگاروں کو ہم بدکاروں کی طرح کردیں؟(ت) |

[10] عمدۃ القاری شرح البخاری باب زیارت القبور حدیث ۴۲ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۸/ ۷۰
[11] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد حدیث ۲۵۰ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۶/ ۱۵۸
[12] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز البحث الخامس سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹۴
[13] القرآن ۳۲/۱۸
[14] القرآن ۳۸/ ۲۸

اساف اور نائلہ نے جاہلیت میں (خانہ کعبہ کے اندر) زنا کیا اور قدرت الٰہیہ نے دونوں کو مسخ کردیا ایسے متبرک مکان میں دونوں نے خباثت کی، یا کوئی سفر حرمین طیبین میں خبیث عمل سے پیش آئے تو کیا خبیث کی خباثت کو دیکھ کر اور اسی سے استناد کرکے عورتوں کے حج وزیارت حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام کے عدم جواز کا فتوٰی جاری کر دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں، حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس میں غربی دیوار میں کلام مجید رکھا ہے۔ اس دیوار کے پیچھے عورتیں بیٹھ کر توجہ لیتی ہیں۔ ذکر مراقبہ کرتی ہیں، بُرقع اوڑھ کر آتی ہیں، اختلاط مردوں اور عورتوں کا یہاں بالکل نہیں، اب یہ عورتیں نوراللہ دل میں بھرنے کے لیے حاضر ہوتی ہیں یہ فیض رسانی حقیقت محمدی کی عورتوں کو خواجہ غریب نواز قدسہ سرہ، العزیز کرتے ہیں، اور اس فیض میں وہ قوت ہیں کہ لاکھوں کوسوں سے فیض لینے والیوں کو آپ بلالیتے ہیں۔ یہ جگہ مقام قوالی سے دور ہے اور نماز فجر سے اشراق تک اور مغرب سے عشاء کے بیچ میں اس پردے والے مکان میں عورتیں جمع ہو کر فیض لیتی ہیں اور اس وقت نقصان قوالی کا بالکل نہیں، اور یہ عورتیں نیک بخت پردہ نشین بُرقع اوڑھ کر آنے والی ہیں، آپ نے اس کو آنکھوں سے نہیں دیکھا اور میں نے اسکو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بندہ اس کو شہادت کے طور پر بیان کرسکتا ہے۔ اور آپ کو آنکھوں سے دکھا کر تسلی کرسکتا ہے۔ اب ان عورتوں پر حکم حرمت لگانا غلط ہے۔ سرخیز قصبہ احمد آباد میں جو عورتیں گربے گانے والیاں فاحشات، مغنیات اور رنڈئیں اور باپردہ سوالاکھ کلمہ طیب کا ختم پڑھنے والی، ذکر خفی، مراقبہ۔ فیض حقیقت محمدی لینے والی ذاکرات پر رنڈیوں کا حکم لگا کر دونوں کو ایک پھانسی میں لٹکا دینا غلط ہے۔ حقوق اولیاء وخیر خواہی اولیاء وخیر خواہی سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ نہیں الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ وللمؤمنین [15] (دین خیر خواہی ہے اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے۔ ت) یہ کہاں ہوئی۔ اولیاء فیض حقیقت محمدی کا دینے کو ذاکرات کو بلاتے ہیں، وہ باپردہ اور شریعت کے احکام کو سرپر رکھ کر حاضر ہوتی ہیں اور مفتی ان پر حکم عدم جواز لگائیں، اس صورت میں فیض حقیقت محمدی کو روکنا ہے، اس کا نام دوستی حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام نہیں، ہم آپ سے چھوٹے اور آپ کے اقدام کو اپنے سروں پر رکھنے والے ہیں، مگر آپ کا قدم صراطِ مستقیم سے پھسل گیا تو عرض کرنا چاہئے ہُدہُد دوپیسے کی چڑیا حضرت سلیمان علیہ الصلٰوۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے:

| | |
|---|---|
| اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ [16]۔ | میں نے وہ دیکھا جو آپ نے نہ دیکھا اور میں آپ کے شہر سبا سے یقینی خبر لایا ہوں۔ (ت) |

[15] السنن للنسائی کتاب البیعۃ النصیحۃ للامام نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۸۵/۲

[16] القرآن ۲۷/ ۲۲

اول تو ایک مدت سے آنکھیں آپ کی رمد میں مبتلا ہیں اور ہاتھ بڑوں بڑوں سے ملایا ہے۔ طبیعت پریشان ہے۔ یہ قلم اس وقت میرا نہ سمجھئے، آپ کے ہم غلام ہیں تو دست بستہ عرض کرتے ہیں، اس کو آپ بغاوت نہ سمجھیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو زیارت قبور کے وقت سلام کرنا حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام نے بتایا مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف، نسائی جزا صفحہ ۲۳۵ میں ہے:

| | |
|---|---|
| ایں دلالت دارد بر جواز مر نساء را[17]۔ | اس میں عورتوں کے لیے جواز زیارت کی دلیل ہے۔(ت) |

امام نووی شرح مسلم کی جلد اصفحہ ۳۱۴ میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| فیہ دلیل لمن جوز للنساء زیارۃ القبور[18] ۔ الخ | اس میں عورتوں کے لیے زیارت قبور جائز ماننے والوں کے لیے دلیل ہے۔(ت) |

فتح الباری پارہ ۵ مطبع انصاری دہلی ص ۶۶۲ میں ہے:

| | |
|---|---|
| اختلف فی النساء فقیل دخلن فی عموم الاذن وھو قول الاکثر ومحلہ اذا امنت الفتنۃ[19]۔ | عورتوں کے بارے میں اختلاف ہوا، کہا گیا کہ اجازت کے عموم میں یہ بھی داخل ہیں، اور یہی اکثر قول ہے۔ اور اس کا حکم کا موقع فتنہ سے امن کی حالت میں ہے(ت) |

اب تطبیق سمجھ لیجئے کہ گرب گانے والی۔ قوالی سننے والی عورتوں کے لیے زیارت قبور اولیاء کو جانا حرام اور فیض الٰہی لینے والی عورتوں کو باپردہ شریف کے احکام کو بجالا کر ناجائز، میں نے مسئلہ اس طرح مشرح بیان کیا ہے۔ اس کو آپ صحیح سمجھتے ہیں یا میری سمجھ میں کوئی غلطی ہے مجھے سمجھائے، آپ میرے مربی اور قبلہ وکعبہ حاجات ہیں، خدا تعالٰی آپ کو صحت کُلیہ عاجلہ عطافرمائے، آمین ثم آمین!

رقیمہ حکیم عبدالرحیم عفی عنہ مدرسہ قادریہ احمد آباد گجرات دکن جماپور مسجد کانچ ۱۵ ربیع الاول شریف اور مصطفٰی میاں کو پاس بٹھا کر جواب ان سے لکھوا کر میری تسلّی کردیجئے، میں غلط سمجھا ہوں تو صحیح سمجھائے، اور وہ فتوی جو تحفہ حنفیّہ میں عدم جواز زیارت قبور نساء کے بارے میں ہے اس کی نقل بھی کروا کر روانہ فرمائے، اس کے دلائل سے بھی واقف ہونا بندہ چاہتا ہے۔

---

[17] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور فصل ثالث نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۷۱۹

[18] شرح مسلم مع صحیح مسلم کتاب الجنائز فصل فی الذھاب الی زیارۃ القبور نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۳۱۴

[19] فتح الباری شرح البخاری باب زیارۃ القبور مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۳۹

## الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم ط

مولانا المکرم اکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی رجسٹری ۱۵ ربیع الاوّل شریف کو آئی۔ میں ۱۲ ربیع الاول شریف کی مجلس پڑھ کر شام ہی سے ایسا علیل ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا، میں نے وصیت نامہ بھی لکھوادیا تھا، آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے متصل مسجد ہے چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں میرے نزدیک وہی دو حرف کہ اول گزارش ہوئے کافی تھے اب قدرے تفصیل کروں،

(ا) پہلے گزارش کرچکا کہ عبارات رخصت میری نظر میں ہیں، مگر نظر بحال زمانہ میرے نہ میرے بلکہ منافقین کے باعث عورتوں کو مسجد کریم میں حاضری سے اللہ جل وعلا ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ منافقوں کو تہدید وترہیب اور مردوں کو تقدم عورتوں کو تاخر کی ترغیب فرمائی اور میں اتنا اور زائد کرتا ہوں کہ صرف یہی نہیں بلکہ نساء کو حضور نے عیدین کی سخت تاکید فرمائی، یہاں تک حکم فرمایا کہ برکت جماعت ودُعاء مسلمین لینے کو حیض والیاں بھی نکلیں، مصلّی سے الگ بیٹھیں، پردہ نشین کنواریاں بھی جائیں، جس کے پاس چادر نہ ہو ساتھ والی اپنی چادر میں لے لے۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے:

| | |
|---|---|
| امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم وتعتزل الحیض عن مصلاھن قالت امرأۃ یارسول اللہ احدٰنا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا [20]۔ | ہمیں حکم دیا گیا کہ عیدین کے دن حیض والی اور پردہ نشین عورتوں کو بھی ساتھ لے جائیں تاکہ یہ بھی مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں، ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں کوئی عورت ایسی بھی ہوتی ہے جس کے پاس چادر نہیں، فرمایا: اس کے ساتھ والی اپنی چادر کا حصہ اُڑھادے۔ (ت) |

اور یہ صرف عیدین میں ہی امر نہیں بلکہ مساجد سے عورتوں کو روکنے سے مطلقاً نہی بھی ارشاد ہوئی کہ اللہ کی

[20] صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۲۹۱، صحیح البخاری کتاب صلوٰۃ العیدین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۳۴

باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ مسند احمد و صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

| | |
|---|---|
| لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ [21]۔ | اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ (ت) |

یہ عـــہ حدیث صحیح بخاری کتاب الجمعہ میں بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا امر وجوب کے لیے ہے اور نہی تحریم کے لیے، اور فیض وبرکت لینے کا فائدہ خود حدیث میں ارشاد ہوا۔ باینہمہ آپ ہی لکھتے ہیں کہ مسجد میں عورتوں کی نماز بند ہوئی اس کو بندہ مانتا ہے۔ درمختار کی عبارت آپ کے سے مخفی نہ ہوگی کہ:

| | |
|---|---|
| یکرہ حضور ھن الجماعۃ والجمعۃ وعید ووعظ مطقا ولوعجوز ا لیلا علی المذھب المفتی بہ لفساد الزمان [22]۔ | جماعت میں عورتوں کی حاضری___ اگرچہ جمعہ، عید اور وعظ کے لیے ہو___ مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ بوڑھی عورت رات کو جائے، یہی وہ مذہب ہے جس پر فسادِ زمانہ کے باعث فتوٰی ہے۔ (ت) |

اسی طرح اور کتب معتمدہ میں ہے۔ ائمہ دین نے جماعت وجمعہ وعیدین درکنار وعظ کی حاضری سے بھی مطلقاً منع فرمادیا اگرچہ بڑھیا ہو، اگرچہ رات ہو۔ وعظ سے مقصود تو صرف اخذِ فیض وسماع امر بالمعروف ونہی عن المنکر و تصحیح عقائد واعمال ہے کہ توجہ مشیخت سے ہزار درجہ اعظم اور اس کی اصل مقدم ہے۔ اس کا فیض بے توجہ مشیخت بھی عظیم مفید ودافع ہر ضرر وشدید ہے۔ اور یہ نہ ہو تو جھ مشیخت کچھ مفید نہیں بلکہ ضرر سے قریب نفع سے بعید ہے۔

| | |
|---|---|
| عـــہ: غیرانہ لم یصرح فیہ باسم الصحابی فقیل عن عمر کما عند عبدالرزاق واحمد قیل عن ابن عمر کما عند مسلم واحمد واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ غفرلہ (م) | مگر اس میں صحابی کے نام کی صراحت نہیں، کہا گیا کہ یہ روایت حضرت عمر سے ہے جیسا کہ مصنف عبدالرزاق اور مسند امام احمد میں ہے۔ اور کہا گیا کہ حضرت ابن عمر سے ہے رضی اللہ تعالٰی عنہما، جیسا کہ صحیح مسلم اور مسند امام احمد میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ غفرلہ (ت) |

[21] صحیح مسلم شریف باب خروج النساء الی المساجد نور محمد اصح لمطابع کراچی ۱/ ۱۸۳، صحیح البخاری کتاب الجمعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۳

[22] درمختار باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۸۳

کیاامام اعظم وامام ابویوسف وامام محمد وسائر آئمہ مابعد رضی اللہ تعالٰی عنہم کو فیض حقیقت اقدس سے روکنے والا اور معاذ اللہ معاذ اللہ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ[23] (خدا کا نور اپنے منہ سے بجھانا چاہتے ہیں۔ت) میں داخل ماناجائے گا، حاشا یہ اطبائے قلوب ہیں، مصالح شرع جانتے ہیں۔

**(۲)** صحیح بخاری و صحیح مسلم و سُنن ابی داؤد میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا:

| | |
|---|---|
| لو ادرك رسول الله صلى الله تعالٰى عله وسلم ماأحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء نبى اسرائيل[24]۔ | اگر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انھیں مسجد سے منع نہ فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ |

پھر تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکم ممانعت عام ہوگیا، کیااس زمانے کی عورتیں گرب والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں یا جب فاحشات زائد تھیں اب صالحات زیادہ ہیں یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں یا جب کم تھے اب زائد ہیں، حاشہ بلکہ قطعًا یقینا اب معاملہ بالعکس ہے۔اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں، جب اگر ایک فاسقہ تھی اب ہزار ہیں، اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| لا یأتی عام الاوالذی بعدہ شر منه[25]۔ | جو سال بھی آئے اس کے بعد والا اس سے بُراہی ہوگا۔(ت) |

بلکہ عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہاکے پاس شکایت لے گئیں، فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

| | |
|---|---|
| حیث قال ولقد نھی عمر رضی اللہ تعالٰی | وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عورتوں کو |

[23] القرآن ۳۲/۹
[24] صحیح مسلم باب خروج النساء الی المساجد نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۱۸۳
[25] صحیح البخاری باب الایأتی الزمان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۴۷، فتح الباری شرح البخاری باب الایأتی الزمان الخ دارالمعرفۃ بیروت ۱۳/ ۱۷

| | |
|---|---|
| عنہ النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا فقالت لو علم البنی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ماعلم عمر مااذن لکن فی الخروج[26]۔ | مسجد جانے سے روک دیا، وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہاکے پاس شکایت لے کر گئیں، انھوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ دیکھتے جو حضرت عمر نے دیکھا تو وہ بھی مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔(ت) |

پھر فامایا:

| | |
|---|---|
| فاجتمع بہ علماؤنا و منعوا الشواب عن الخروج مطلقا امام العجائز فمنھن ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن الخروج فی الظھروالعصر دون الفجر والمغرب والعشاء والفتوی الیوم علٰی کراھۃ حضورھن فی الصلوات کلھا الظھور الفساد[27]۔ | اسی سے ہمارے علماء نے استدلال کیا، اور جوان عورتوں کو جانے سے مطلقاً منع فرمایا۔ رہ گئیں بوڑھی عورتیں، ان کے لیے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ظہر وعصر میں جانے سے ممانعت اور فجر، مغرب اور عشاء میں اجازت رکھی، اور آج فتوی اس پر ہے کہ تمام نمازوں میں ان کی بھی حاضری منع ہے اس لیے کہ خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔(ت) |

اسی عینی جلد سوم میں آپ کی عبارت منقولہ سے ایک صفحہ پہلے ہے:

| | |
|---|---|
| وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ المراۃ عورۃ واقرب ماتکون الی اللہ فی قعربیتھا فاذا خرجت استشرفھا الشیطان وکان ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما یقوم یحصب النساء یوم الجمعۃ یخرجھن من المسجد وکان ابراہیم یمنع نساءہ الجمعۃ والجماعۃ[28]۔ | یعنی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزّو جل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی مستورات کو جمعہ وجماعات میں نہ جانے دیتے۔ |

[26] العنایہ علی ھامش فتح القدیر باب الامامۃ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۱۷
[27] العنایہ علی ھامش فتح القدیر باب الامامۃ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۱۷
[28] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریہ بیروت ۶/ ۱۵۷

جب ان خیر کے زمانوں میں ان عظیم فیوض وبرکات کے وقتوں میں عورتیں منع کردیں گئیں، اور کاہے سے، حضور مساجد وشرکت جماعات سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ توکیاان ازمنہ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کواجازت دی جائے گی، وہ بھی کاہے کی، زیارت قبور کو جانے کی، جوشرعاموکد نہیں، اور خصوصًاان میلوں کھیلوں میں جوخدا ناترسوں نے مزاراتِ کرام پر نکال رکھے ہیں، یہ کس قدر شریعت مطہرہ سے منافقت ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے درء المفاسد اھم جلب المصالح (خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہے۔ت) جبکہ مفسدہ اس سے بہت کم تھا، اس مصلحت عظیمہ سے ائمہ دین امام اعظم وصاحبین ومن بعد ہم نے روک دیا، اور عورتوں کی مسلیں نہ بنائیں کہ صالحات جائیں، فاسقات نہ آئیں، بلکہ ایک حکم عام دیا جسے آپ ایک پھانسی میں لٹکا نافرمارہے ہیں، کیاانھوں نے یہ آیتیں نہ سنی تھیں

| | |
|---|---|
| اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا[29]<br>اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ۝۲۸[30] | کیاجو ایمان والا ہے وہ اس کی طرح ہوگا جو نافرمان ہے؟ یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کردیں؟(ت) |

تواب کہ مفسدہ جب سے بہت اشد ہے۔ اس مصلحت قلیل سے روکنا کیوں لازم ہوگا، اور عورتوں کی قسمیں کیونکر چھانٹی جائیں گی۔

(۳) صلاح وفساد قلب امر مضمر ہے اور دعوے کے لیے سب کی زباں کشادہ اور محقق ومبطل نامعلوم معہذا، اصلاح سے فساد کی طرف انقلاب کچھ دشوار نہیں، خصوصًا ہو الگ کر خصوصًا عورتوں کے دل کہ قلب کیلئے بہت آمادہ۔ ولھذا رویدك انجشة رفقا بالقواریر (انجشہ!آبگینوں کے ساتھ نرمی کی خاطر سواریاں آہستہ چلاؤ۔ت) ارشاد ہوا مرد کہ اپنے نفس پر اعتماد کرے احمق ہے نہ کہ عورت، نفس تمام جہاں سے بڑھ کر جھوٹا۔ جب قسم کھائے، حلف اٹھائے، نہ کہ جب خالی وعدوں پر امید دلائے ومایعد ھم وَمَایَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا۝۱۲۰[31] (اور شیطان انھیں فریب ہی کے وعدے دیتا ہے۔ت) بالخصوص اب کہ قطعًا فساد غالب اور صلاح نادر ہے۔ اس صورت میں مفتی کو تفصیل کیونکر جائز۔ یہ تفصیل نہ ہوگی بلکہ شیطان کو ڈھیل اور اس کی رسی کو تطویل۔ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| الفائز بھذا مع السلامۃ اقل قلیل | حرم پاک میں سکونت کرکے گناہ سے سلامت رہ جانیوالے |

[29] القرآن ۳۲/۱۸
[30] القرآن ۳۸/۲۸
[31] القرآن ۴/۱۲۰

| | |
|---|---|
| فلا یبنی الفقه باعتبار هم ولایذکر حالهم قیدا فی الجواز، لان شان النفوس الدعوی الکاذبة و انها لاکذب مایکون اذا حلفت فکیف اذا ادعت [32]۔ (ملخصا) | حضرات کم سے کم تر ہیں فقہی کی بنیاد ان کے اعتبار سے نہ ہوگی، نہ ہی ان کا حال حکمِ جواز کی قید بنا کر مذکور ہوگا، (بلکہ اکثر کا اعتبار کرکے مطلقاً عدم جواز کا حکم دیا جائے گا) اس لیے نفس کا حال یہ ہے کہ وہ جھوٹے دعوے کرتا ہے اور وہ جب قسم کھائے اس وقت بھی سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے پھر جب صرف دعوی کرے اس وقت کیسا ہوگا! |

ساداتِ ثلاثہ علامہ حلبی وعلامہ طحطاوی وعلامہ شامی فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وهو وجیه فینص علی الکراهة ویترك التقیید بالوثوق [33]۔ | یہ کلام عمدہ ہے تو سکونتِ حرم کو صراحۃً مکروہ بتایا جائے گا اور یہ نہ کہا جائے گا کہ اگر اپنے نفس پر گناہ سے سلامتی کا بھروسہ رکھتا ہو تو مکروہ نہیں۔(ت) |

منتقٰی شرح ملتقٰی میں ہے:

| | |
|---|---|
| امامن کان بخلافهم فنادر فی هذا الزمان فلایفرد بحکم دفعا لحرج التمییز بین المصلح والمفسد [34]۔ | اس زمانے میں ایسے طالب علم کا وجود نادر ہے جوان بگڑے ہوئے طالبہ کے برخلاف ہو تو اس کے لیے کوئی الگ حکم نہ ہوگا کیونکہ یہ امتیاز کرنا دشوار ہے کہ مصلح کون ہے اور مفسد کون ہے! (ت) |

شرح لباب میں ہے:

| | |
|---|---|
| لو کانت الائمة فی زماننا وتحقق لهم شأننا لصرحوا بالحرمة [35]۔ | اگر ائمہ ہمارے زمانے میں ہوتے اور ہماری حقیقتِ حال ان کے سامنے آتی تو وہ بھی سکونتِ حرم کو صاف صاف ناجائز ہی بتاتے (ت)۔ |

(ان عبارتوں سے استناد یہ ہے کہ فقہی احکام اکثر کے لحاظ سے ہوتے ہیں مترجم)

(۴) زیارتِ قبور پہلے مطلقاً ممنوع تھی پھر اجازت فرمائی، علماء کو اختلاف ہوا کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں۔ عورتوں کو خاص ممانعت میں حدیث لعن اللہ زوارات القبور [36] (خدا کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں، ت) سے قطع نظر کرکے تسلیم کیجئے کہ ہاں عورتوں کو بھی

---

[32] فتح القدیر کتاب الحج مسائل منشورہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/۹۴

[33] ردالمحتار کتاب الحج مطلب فی المجاورۃ بالمدینہ الخ اداۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۲/۲۵۸

[34] منقی شرح الملتقی علی ھامش مجمع لانھر کتاب النکاح فصل نفقہ الطفل الفقیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۵۰۰

[35] شرح الباب مع ارشاد الساری فصل اجمعہ اعلٰی الخ دارلکتاب العربی بیروت ص ۳۵۲

[36] عمدۃ القاری شرح البخاری باب زیارۃ القبور ادارۃ الطباعۃ المنیریہ بیروت ۸/۶۹

شامل ہوئی، مگر جس قدر اول کی عورتوں کو جن میں خصوصًا مساجد وجمعہ وعیدین کی اجازت بلکہ حکم تھا، جب زمانہ فساد آیا ان ضروری تاکیدی حاضریوں سے عورتوں کو ممانعت ہوگئی، تو اس سے یقینا بدرجہ اولٰی اسی غنیہ کے اسی صفحہ ۵۹۵ میں اسی آپ کی عبارت منقولہ سے پہلے اس کے متصل ہے:

| | |
|---|---|
| ینبغی ان یکون التنزیہ مختصابز منہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حیث کان یباح لھن الخروج للمساجد والاعیاد وغیرہ ذلك وان یکون فی زماننا للتحریم [37] الخ | ممانعت کا تنزیہی ہونا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہد پاک سے خاص ہونا چاہئے جبکہ ان کے لیے مسجدوں اور عیدین وغیرہ کی حاضری جائز تھی ہمارے زمانے میں تو تحریمی ہونا ہی مناسب ہے۔ الخ (ت) |

اسی عینی جلد چہارم میں آپ کی عبارت منقولہ سے چند سطریں پہلے امام ابو عمر سے ہے:

| | |
|---|---|
| ولقد کرھہ اکثر العلماء خروجھن الی الصلوات فکیف الی المقابر ، وما اظن سقوط فرض الجمعۃ علیھن الا دلیلا علٰی امساکھن عن خروج فیما عداھا [38]۔ | اکثر علماء نے نمازوں کے لیے عورتوں کا جانا مکروہ رکھا ہے تو قبرستانوں میں جانے کا حکم کیا ہوگا؟، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ان سے فرض جمعہ ساقط ہوجانا اس بات کی دلیل ہے کہ انھیں اس کے ماسوا سے بھی روکا جائے گا۔ (ت) |

**(۵)** حکم کتب میں بہت واضح ہے، جواز نفس مسئلہ کافی ذاتہ حکم ہے اور ممانعت بوجہ عارض غالب تو فتوٰی نہ ہوگا مگر منع مطلق پر۔ فقہ میں اس کے نظائر بکثرت ہیں کہ برعایت قیود حکم جواز اور اس کی تصحیح تک کتب میں مصرح اور نظر بحال زمانہ حکم علماء منع مطلقًا جیسے جوارِ حرم ودخول زناں بہ حمام ونفقہ طالب علم ولعب شطرنج وغیرہا۔ اول وسوم کی عبارات گزریں، درمختار میں دربارہ دوم ہے۔ فی زماننا لاشك فی الکراھۃ [39] (شہر کے عام حمام میں عورتوں کا جانا ہمارے زمانے میں بلاشبہہ منع ہے۔ ت) کافی وجامع الرموز وردالمختار میں دربارہ اخیر ہے:

| | |
|---|---|
| ھوحرام وکبیرۃ عندنا وفی اباحتہ اعانۃ الشیطان علی الاسلام | ہمارے نزدیک شطرنج کھیلنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور اسے جائز ٹھہرانے میں اسلام اور مسلمانوں کے |

[37] غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹۵

[38] عمدۃ القاری شرح البخاری باب زیارۃ القبور ادارۃ الطباعۃ المنیریہ بیروت ۶۹/۸

[39] درمختار باب الاجارۃ الفاسدۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱۷۸/۲

| | |
|---|---|
| والمسلمین[40]۔ | خلاف شیطان کو مدد دیناہے۔(ت) |

**(۶)** اس تقریر سے اس کا جواب واضح ہوگیا کہ اگرچہ ایسی عورت ہزاروں میں ایک ہو، جیسی ہزاروں میں ہزار ہوں، جب بھی معتبر نہیں کہ حکم فقہ باعتبار غالب کے ہوتا ہے نہ کہ ہزاروں میں ایک، یہیں سے بریانیوں کا حال کھل گیا، دس ہزار بریانیاں مردار مینڈھے دنبے بکرے کی ہوں اور ان میں دس ہزار مذبوح جانوروں کی مختلط ہوں، بیس ہزار حرام ہیں یہاں تک کہ ان میں تحری کرکے جس کی طرف علت کا خیال جمے، اسے کھانا بھی حرام نہ کہ دس ہزار میں ایک، درمختار میں ہے:

| | |
|---|---|
| تعتبر الغلبة فی اوان طاھرة ونجسة وذکیة ومیّتة فان الاغلب طاھر تحری و بالعکس والسواء لا[41]۔ | پاک و ناپاک برتنوں اور مردار ومذبوح جانوروں میں کثرت کا اعتبار ہوگا اگر اکثر پاک ہیں تو تحری کرے اور جس کی پاکی پر دل جمے اسے استعمال کرے اور اگر ناپاک زیادہ ہوں یا برابر ہوں تو تحری نہ کرے کہ اب کسی کا استعمال جائز نہیں۔(ت) |

ہاں ایک حلال جدا ممتاز معلوم ہو تو کثرت حرام سے اس پر کیا اثر۔ مگر یہاں سن چکے کہ فساد وصلاح قلب مضمر، وتمیز متعذر، نامیسر، او رمنتقٰی کی عبارت ابھی گزری پھر غلبہ فساد متیقن، توقطعًا مطلقًا حکم ممانعت متعین، جیسے وہ بیسیوں ہزار بریانیاں سب حرام ہوئیں حالانکہ ان میں یقینًا دس ہزار حلال تھیں، یہی مسلک علمائے کرام چلے۔

**(۷)** عینی شرح بخاری جلد سوم کی عبارت آپ نے نقل کی اس میں نہ زنانِ مصر سے حکم خاص ہے نہ مغنیہ ودلالہ کی تخصیص۔ اس میں سولہ صنف فسادِ زناں تو بیان کیں جن میں دو یہ ہیں، اور فرمایا اور اس کے سوا اور بہت سے اصناف قواعد شریعت کے خلاف، اور بتایا کہ اُمّ المومنین اپنے ہی زمانہ کی عورتوں کو فرماتی ہیں کہ ان میں بعض امور حادث ہوئے، کاش ان حادثات کو دیکھتیں کہ جب ان کا ہزارواں حصہ نہ تھے، اپنی عبارت منقولہ سے ایک ہی ورق پہلے دیکھئے جہاں انھوں نے اپنے ائمہ حنفیّہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کا مذہب نقل فرمایا ہے کہ حکم مطلق رکھاہے نہ کہ زنان فتنہ گر سے خاص۔ اور اس کی علت خوف فتنہ بتاتی ہے نہ کہ خاص وقوع، یہی بعینہٖ نص ہدایہ ہے:

| | |
|---|---|
| یکرہ لھن حضور الجماعات یعنی الشواب | جماعتوں میں عورتوں یعنی جوان عورتوں کی حاضری |

[40] ردالمحتار کتاب الکراھیۃ فصل فی البیع ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۵/ ۲۵۳

[41] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۴۷

| | |
|---|---|
| منهن لما فيه من خوف الفتنة [42] | مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں فتنے کا اندیشہ ہے۔(ت)۔ |

ہاں جن سے وقوع ہورہا ہے، جیسے زنانِ مصر، ان کے لیے حرام بدرجہ اولٰی بتایا ہے کہ جب خوفِ فتنہ پر ہمارے ائمہ مطلقاً حکمِ حرمت فرما چکے تو جہاں فتنے پورے ہیں وہاں کا کیا ذکر۔ عبارت عینی یہ ہے:

| | |
|---|---|
| قال صاحب الهداية يكره لهن حضور الجماعات وقالت عـــه الشراح يعنى الشواب منهن و قوله الجماعات يتناول الجمع والاعياد والكسوف والاستسقاء وعن الشافعى يباح لهن الخروج قال اصحابنا لان فى خروجهن خوف الفتنة وهو سبب للحرام ومايفضى الى الحرام فهو حرام فعلى هذا قولهم يكره مرادهم يحرم لاسيما فى هذا الزمان الشيوع الفساد فى اهله [43]۔ | صاحب ہدایہ نے فرمایا: عورتوں کے لیے جماعتوں کی حاضری مکروہ ہے۔ بعض شارحین نے کہا یعنی جوان عورتوں کے لیے ___ اور "جماعتوں" کا لفظ جمعہ، عیدین، کسوف، استسقاء سبھی کو شامل ہے، اور امام شافعی سے روایت ہے کہ ان کے لیے جانے کی اجازت ہے۔ ہمارے مشائخ نے ممانعت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ ان کے نکلنے میں فتنے کا اندیشہ ہے، اور یہ حرام کا سبب ہے، اور جو حرام تک لے جانے والا ہو وہ حرام ہے___ اس کے پیش نظر لفظ "مکروہ" سے ان کی مراد "حرام" ہے، خصوصًا اس زمانے میں اس لیے کہ اب لوگوں میں خرابی او ربرائی عام ہو گئی ہے (ت) |

پھر اسی صفحہ پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا جمعہ کے دن عورتوں کو کنکریاں مار کر مسجد سے نکالنا اور امام اجل ابراہیم نخعی تابعی کا اپنے یہاں کی مستورات کو جمعہ وجماعت میں نہ جانے دینا ذکر کیا۔ کما تقدم (جیسا کہ پہلے گزرا۔ت) عنایہ سے گزرا کہ امیر المومنین فاروق اعظم نے عورتوں کو حضور مسجد سے منع فرمایا۔ کیا مدینہ طیبہ کی وہ بیبیاں کہ صحابیات وتابعات تھیں۔ اور ان امام اجل تابعی کی مستورات معاذاللہ فتنہ گروہ اہل فساد تھیں، حاشا ہر گز نہیں، یا للعجب اگر صحابہ وتابعین کرام کو بھی کہا جائے کہ سب کو ایک

| | |
|---|---|
| عـــه: **اقول:** لابل هو نفس نص الهداية كما سمعت ـ منه غفرله (م) | میں کہتا ہوں نہیں بلکہ خود ہدایہ کی عبارت ہے جیسا کہ سن چکے۔ منہ غفرلہ (ت) |

[42] الہدایۃ باب الامامۃ المکتبۃ العربیہ کراچی ۱/۱۰۵

[43] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریہ بیروت ۶/۱۵۶

لکڑی ہانکا اور متقین وفجار کا فرق نہ کیا __ حاشا ثم حاشا ہم __ تو ثابت ہوا کہ منع عام ہے صرف فاسقات سے خاص نہیں اوران کا خصوصًا ذکر فرماکر زنانِ مصر کے خصائل گنانا اس لئے ہے کہ ان پر بدرجہ اولٰی حرام ہے نہ کہ فقط فتنے اٹھانے والیوں کو ممانعت ہے یا وہ بھی صرف مغنیہ ودلالہ کو۔

**(۸)** اسی لیے آپ کی منقولہ عبارت عینی جلد چہارم کا مطلب واضح کردیا کہ حکم یہ بیان فرمایا کہ اب زیارتِ قبور عورتوں کو مکروہ ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ یہ نہ فرمایا کہ ویسی کو حرام ہے ایسی کو حلال ہے۔ ویسی کو تو پہلے بھی حرام تھا اس زمانہ کی کیا تخصیص! آگے فرمایا: خصوصًا زنان مصر۔ اوراس کی تعلیل کی کہ ان کا خروج بروجہ فتنہ ہے۔ یہ وہی تحریم کی وجہ ہے نہ کہ حکم وقوع فتنہ سے خاص اور فتنہ گر عورتوں سے مخصوص۔ ہاں یہ مسلک شافعیہ کا ہے۔ ابھی امام عینی سے سن چکے کہ **عن الشافعی یباح لھن الخروج**[44] (شافعی سے کہ ان کے لیے مسجدوں اور عیدین وغیرہ کے لیے نکلنا جائز تھا۔ت) ولہذا کرمانی، پھر عسقلانی، پھر قسطلانی کہ سب شافعیہ ہیں، شروح بخاری میں اس طرف گئے۔ کرمانی نے قول امام تیمی کہ اس حدیث میں فساد بعض زنان کے سبب سب عورتوں کی ممانعت پر دلیل ہے۔ نقل کرکے کہا:

| | |
|---|---|
| **قلت الذی یعول علیه ماقلنا ولم یحدث الفساد فی الکل**[45]۔ | میں نے کہا: معتمد وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ فساد وخرابی سب عورتوں میں نہیں آئی ہے۔(ت) |

ان کے اس خیال کے دو شافی جواب ابھی گزرے اور تیسرا سب سے اعلٰی باذنہٖ تعالٰی عنقریب آتا ہے۔ امام عینی نے یہاں اس سے تعرض نہ فرمایا کہ اسی حدیث کے نیچے ڈیڑھ ہی ورق پہلے اپنے مذہب اور اپنے ائمہ کا ارشاد بتاچکے تھے۔

**(۹)** عبارت غنیہ کہ آپ نے نقل کی اس سے اوپر کی سطر دیکھیے کہ اجازت اس وقت تھی جب انھیں مسجدوں میں جانا مباح تھا۔ اب مسجدوں کی ممانعت دیکھئے سب کو ہے یا زنانِ مصر فتنہ گر کو۔ اس کے سات سطر بعد کی عبارت دیکھیے:

| | |
|---|---|
| **یعضدہ المعنی الحادث باختلاف الزمان الذی بسببه کرہ لھن حضور الجمع والجماعات الذی اشارت الیه** | اس کی تائید اختلاف زمانہ سے پیدا ہونے والے معنی سے ہوتی ہے جس کے سبب عورتوں کے لیے جمعہ اور جماعتوں کی حاضری مکروہ ہوگئی اس معنی کی جانب |

[44] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱۵۶/۶

[45] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱۵۶/۶

| | |
|---|---|
| عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا بقولھا لوان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأی ما احدث النساء بعدہ لمنعھن کما منعت نساء بنی اسرائیل واذا قالت عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا ھذا عن نساء زمانھا فما ظنك بنساء زماننا [46]۔ | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یوں اشارہ فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ باتیں دیکھتے جو عورتوں نے ان کے بعد پیدا کرلیں تو انھیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کوروک دیاگیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما یہ جب اپنے زمانے کی عورتوں کے بارے میں فرمارہی ہیں تو ہمارے زمانے کی عورتوں کے بارے میں تمھاراکیا خیال ہے؟ (ت) |

دیکھیے اسی منع مساجد سے سند لی جس کا حکم عام ہے تولما فی خروجھن من الفساد (ان کے نکلنے میں خرابی ہے۔ ت) سے فسادِ بعض ہی مراد، اور اسی کی منع کل مستفاد، نہ کہ صرف فساد والیوں پر قصر ارشاد۔

**(۱۰)** غنیہ نے ان دونوں عبارتوں کے بیچ آپ کی عبارت منقول کردہ متصل بحوالہ تارتارخانیہ تھا، یہ شعبی سے جوکچھ نقل فرمایا وہ بھی ملاحظہ ہو:

| | |
|---|---|
| سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر قال لایسأل عن الجواز الفساد فی مثل ھذا وانما یسأل عن مقدار مایلحقھا من اللعن فیھا واعلم انھا کلما قصدت الخروج کانت فی لعنۃ اللہ و ملائکتہ واذا خرجت تحفھا الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنھا روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنۃ اللہ [47]۔ | یعنی امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدمِ جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے، جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میّت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے (ت) |

ملاحظہ ہو استفتاء کیا خاص فاسقات کے بارے میں تھا۔ مطلق عورتوں کے قبروں کو جانے سے سوال تھا اس کا یہ جواب ملاب جواب میں کہیں فاسقات کی تخصیص ہے۔ غرض یہ تمام عبارات جن سے آپ نے

[46] غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹۴

[47] غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹۴

استدلال فرمایا آپ کی نقیض مدعا میں نص ہیں۔

یہاں ایک نکتہ اور ہے جس سے عورتوں کی قسمیں بنانے، ان کے صلاح وفساد پر نظر کرنے کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے، اور قطعاً حکم سب کو عام ہو جاتا ہے اگرچہ کیسی صالحہ پارسا ہو۔ فتنہ وہی نہیں کہ عورت کے دل سے پیدا ہو وہ بھی ہے اور سخت تر ہے جس کا فساق سے عورت پر اندیشہ ہو۔ یہاں عورت کی صلاح کیا کام دے گی، حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ، عابدہ ۔زاہدہ۔ تقیہ، نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اسی عملی طور سے متنبہ کرکے حاضری مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں آئیں، قبل نکاح امیر المومنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں، اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کو ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔ صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

| | |
|---|---|
| نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا[48]۔ | ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔ |

اسی پر غنیہ کی اس عبارت میں فرمایا کہ یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انھیں جائز تھی اب حرام اور قطعی ممنوع ہے[49]۔ غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔ پھر بھی چاہتے یہی تھے کہ مسجد نہ جائیں، یہ کہتیں آپ منع فرمادیں میں نہ جاؤں گی، امیر المومنین بہ پابندی شرط منع نہ فرماتے، امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نکاح ہوا، منع نہ فرماتے وہ نہ مانتیں، ایک روز انھوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے وقت اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازے میں چھپ رہے۔ جب یہ آئیں اس دروازے سے آگے بڑھی تھیں کہ انھوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے حضرت عاتکہ نے کہا: ان للہ فسد الناس[50] ہم اللہ تعالٰی کے لیے ہیں لوگوں میں فساد آگیا۔ یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج! اب یہ سب کو ایک پھانسی پر لٹکانا ہوا یا مقدس پاک دامنوں کی عزت کو شریروں کے شر سے بچانا! ہمارے ائمہ

---

[48] صحیح البخاری باب اتباع النساء الجنازۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۰

[49] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۹۵

[50] الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ترجمہ ۶۹۵ عاتکہ بنت زید الخ دار صادر بیروت ۴/۳۵۷

نے دونوں علتیں ارشاد فرمائیں، ارشاد ہدایہ **لما فیہ من خوف الفتنہ**[51] (اس لیے کہ اس میں فتنے کا اندیشہ ہے۔ت) دونوں کو شامل ہے، عورت سے خوف ہو یا عورت پر خوف ہو، اور آگے علت دوم کی تصریح فرمائی کہ:

| | |
|---|---|
| لاباس للعجوز ان تخرج فی الفجر والمغرب والعشاء ھذا عند ابی حنیفۃ وقالا یخرجن فی الصلوات کلھا لانہ لافتنۃ لقلۃ الرغبۃ ولہ ان فرط الشق حاصل فتقع الفتنۃ غیر ان الفساق انتشار ھم فی الظھر والعصر والجمعۃ[52]۔ | بوڑھی عورت کے لیے فجر، مغرب اور عشاء کے لیے نکلنے میں حرج نہیں، اور صاحبین کا قول یہ ہے کہ یہ تمام نمازوں میں جائے کیونکہ اس کی جانب رغبت کم ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ نہیں، امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ فاسقوں میں شہوت کی زیادتی انھیں بوڑھی عورت پر بھی برانگیختہ کرے گی اس طرح فتنہ واقع ہوگا، مگر یہ ہے کہ فاسقون کا اِدھر اُدھر چلنا پھرنا ظہر۔ عصر اور مغرب کے وقت ہوتا ہے (اس لیے فجر، مغرب اور عشاء میں اسے جانے کی اجازت دی گئی)۔(ت) |

محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا:

| | |
|---|---|
| بالنظر الی التعلیل المذکور منعت غیر المزنیۃ ایضا لغلبۃ الفساق دلیلا وان کان النص یبیحہ لان الفساق فی زماننا اکثر انتشار رھم و تعرضھم باللیل و عمم المتاخرون المنع للعجائز والشواب فی الصلوات کلھا لغلبۃ الفساد فی سائر الاوقات[53]۔ | دلیل مذکور کے پیش نظر ایسی عورت کے لیے بھی ممانعت ہوئی جو خود بدکار نہیں، کیونکہ بدمعاشوں کا غلبہ ہے اور رات کو بھی ممانعت ہوئی اگرچہ امام اعظم کے نص سے اس کی اباحت ثابت ہے، وجہ یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں فاسقوں کا گھومنا پھرنا اور چھیڑ چھاڑ کرنا زیادہ تر رات ہی کو ہوتا ہے۔ اور متاخرین نے بوڑھی، جوان سب عورتوں کے لیے تمام نمازوں میں عام ممانعت کردی اس لیے کہ سبھی اوقات میں فساد وخرابی کا غلبہ ہے۔(ت) |

اس مضمون کی عبارات جمع کی جائیں تو ایک کتاب ہو۔ خود اسی عمدۃ القاری جلد سوم میں اپنی عبارت منقولہ سے سوا صفحہ پہلے دیکھیے:

| | |
|---|---|
| فیہ (ای فی الحدیث) انہ ینبغی (ای للزوج) | اس حدیث میں یہ مضمون ہے کہ جس کام میں عورت کے لیے |

---

[51] الہدایۃ باب الامامۃ المکتبۃ العربیہ کراچی ۱/۱۰۵
[52] الہدایۃ باب الامامۃ المکتبۃ العربیہ کراچی ۱/۱۰۵
[53] فتح القدیر باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/

| | |
|---|---|
| ان یاذن لھا ولا یمنعھا ممافیه منفعتھا وذلك اذا لم یخف الفتنة علیھا ولا بھا وقدکان ھوا لاغلب فی ذلك الزمان بخلاف زماننا ھذا فان الفسادفیه فاش والمفسدون کثیرون وحدیث عائشه رضی اللہ تعالٰی عنھا الذی یاتی یدل علٰی ھذا[54]۔ | منفعت ہے اس کے لیے چاہئے کہ شوہر اسے نکلنے کی اجازت دے دے اور منع نہ کرے، اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب عورت پر اور عورت کے سبب فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ اور اس زمانے میں اکثری حالات اطمینان وبے خوفی ہی کی تھی، مگر اب ہمارے زمانے میں تو فساد اور برائی عام ہے اور مفسد بہت ہیں، ہم نے حالتِ امن کی جو قید ذکر کی اسکی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی حدیث ہے۔ (ت) |

اس کی جلد چہارم کی عبارت کا مطلب واضح کردیا کہ حکم کیا بیان فرمایا یہ کہ اب زیارت قبور عورتوں کو مکروہ ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ یہ نہ فرمایا کہ ویسی کو حرام ہے ایسی کو حلال ہے، ویسی کو تو پہلے بھی حرام تھا، اس زمانہ کی کیا تخصیص آگے فرمایا خصوصًا زنان مصر اور اس کی تعلیل کی کہ ان کا خروج بروجہ فتنہ ہے۔ یہ وہی اولویت تحریم کی وجہ سے سن چکے کہ عن الشافعی یباح لھن الخروج[55] (امام شافعی سے روایت ہے کہ ان کا نکلنا جائز تھا۔ ت) ولہٰذا کرمانی پھر عسقلانی پھر قسطلانی کہ سب شافعیہ ہیں، شروح بخاری میں اس طرف گئے۔ کرمانی نے قول امام تیمی کہ فساد بعض زنان کے سبب سب عورتوں کو ممانعت پر دلیل ہے۔ نقل کرکے کہا:

| | |
|---|---|
| **قلت** الذی یعول علیه ماقلناہ ولم یحدث الفساد فی الکل[56]۔ | **میں نے کہا:** معتمد وہی ہے جو ہم نے بیان کیا، اور فساد و خرابی سب میں نہیں آئی ہے۔ (ت) |

جلد چہارم میں ابو عمر عبدالبر سے دیکھیے:

| | |
|---|---|
| اماالشواب فال تومن من الفتنة علیھن وبھن حیث خرجن ، ولاشیئ للمرأة احسن من لزوم قعر بیتھا[57]۔ | لیکن جوان عورتیں تو وہ جہاں بھی نکلیں ان کے سبب اور ان کے اوپر فتنہ سے بے خوفی نہیں۔ اور عورت کے لیے اپنے گھر کے اندر رہنا سب سے اچھا ہے (ت) |

[54] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۶/ ۱۵۷
[55] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۶/ ۱۵۷
[56] عمدۃ القاری شرح البخاری باب خروج النساء الی المساجد ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۱/ ۱۵۹
[57] عمدۃ القاری شرح البخاری باب زیارت القبور ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت ۸/ ۶۹

الحمدﷲ اب توضوح حق میں کچھ کمی نہ رہی۔ ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ ہمارے علماء نے خروج زن کے چند مواضع گنائے جن کا بیان ہمارے رسالہ **مروج النجالخروج النساء** (۱۳۱۵ھ) میں ہے۔ اور صاف فرمادیا کہ ان کے سوامیں اجازت نہیں۔ اور اگر شوہر اذن دے گاتو دونوں گنہگار ہوں گے، درمختار میں ہے:

| | |
|---|---|
| لاتخرج الالحق لھا اوعلیھا اولزیارہ ابویھا کل جمعة مرة اوالمحارم کل سنة ولکونھا قابلة اوغاسلة لافیما عدا ذلك وان اذن کان عاصین[58] ۔ | عورت نہ نکلے مگر اپنے حق کے لیے یا اپنے اوپر کسی حق کے سبب، یاہر ہفتہ میں ایک بار والدین کی ملاقات کے لیے۔ یاسال میں ایک بار دیگر محارم کی ملاقات کے لیے۔ یااس وجہ سے کہ وہ دایہ یامیّت کو نہلانے والی ہے۔ ان کے علاوہ صورتوں میں نہ نکلے۔ اگر شوہر نے اجازت دی تودونوں گنہگار ہوں گے۔ (ت) |

نوازل امام فقیہ ابواللیث وفتاوٰی خلاصہ وفتح القدیر وغیرہا میں ہے:

| | |
|---|---|
| یجوز للخروج ان یأذن لھا بالخروج الی سبعة مواضع اذا استأذنته زیارة الابوین وعیادتھما وتعزیتھما اواحدھما وزیارة المحارم فان کانت قابلة او غاسلة اوکان لھاعلی اٰخرحق اوکان لاخر علیھا حق تخرج بالاذن ولغیر الاذن والحج علی ھذا وفیما عدا ذلك من زیارة الاجانب وعیادتھم والولیمة لایأذن لھا لواذن وخرجت کاناعصیین[59] ۔ | شوہر عورت کو سات مقامات میں نکلنے کی اجازت دے سکتا ہے: (ا) ماں باپ دونوں یا کسی ایک کی ملاقات (۲) ان کی عیادت (۳) ان کی تعزیت (۴) محارم کی ملاقات (۵) اور اگر دایہ ہو (٦) یامُردہ کو نہلانے والی ہو (۷) یا اس کا کسی دوسرے پر حق ہو یا دوسرے کااس کے اوپر حق ہو تو اجازت سے اور بلااجازت دونوں طرح جاسکتی ہے۔ حج بھی اسی حکم میں ہے۔ ان کے علاوہ صورتیں جیسے اجنبیوں کی ملاقات، عیادت اور ولیمہ ان کے لیے شوہر اجازت نہ دے اور اگر اجازت دی اور عورت گئی تودونوں گنہگار ہوں گے۔ (ت) |

ملاحظہ ہوں ان میں کہیں زیارت قبور کا بھی استثناء کیا، کیا یہ استثناء کسی معتمد کتاب میں مل سکتا ہے۔

**(۱۳) اقول:** وباﷲ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق (میں کہتا ہوں__ اور توفیق

[58] درمختار کتاب النکاح باب المہر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۲۰۲

[59] خلاصۃ الفتاوٰی المجنس الخامس فی خروج المراۃ من البیت مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۵۳

خدا ہی سے ہے۔اور اسی کی مدد سے تحقیق تک رسائی ہے۔ت )ان تمام مباحث جلیلہ سے بحمد اللہ تعالٰی ایک جلیل و دقیق توفیق انیق ظاہر ہوئی، عام مجوزینِ نفس زیارت قبر لکھتے ہیں کہ اس کی اجازت عورتوں کو بھی ہوئی، زیارت قبور کے لیے خروج نساء نہیں کہتے میں عام کتب میں اسی قدر ہے اور مانعین زیارت قبر کے لیے عورتوں کے جانے کو منع فرماتے ہیں، ولہذا خروج الی المسجد کی ممانعت سے سند لاتے ہیں، اور ان کے خروج میں خوف فتنہ سے استدلال فرماتے ہیں۔تمام نصوص کہ ہم نے ذکر کیے اسی طرف جاتے ہیں، تو اگر قبر گھر میں ہو یا عورت مثلًا حج یا کسی سفر جائز کو گئی راہ میں کوئی قبر ملی اس کی زیارت کر لی بشرطیکہ جزع وفزع و تجدید حزن وبکار ونوحہ وافراط و تفریط ادب وغیرہا منکراتِ شرعیہ سے خالی ہو۔کشف بزدوی میں جن روایات سے صحتِ رخصت پر استناد فرمایا ان کا مفاد اسی قدر ہے۔

| | |
|---|---|
| حیث قال والاصح ان الرخصة ثابتة للرجال والنساء جمیعا فقد روی ان عائشه رضی الله تعالٰی عنها کانت تزور قبر رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی کل وقت وانها لما خرجت حاجة زارت قبر اخیها عبدالرحمٰن[60]۔ | وہ فرماتے ہیں اصح یہ ہے کہ رخصت مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ثابت ہے اس لیے کہ مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہر وقت قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کرتی تھیں اور جب حج کو جاتیں تو راہ میں واقع اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی قبر کی زیارت کرتیں۔(ت) |

بحرالرائق وعالمگیری وجامع الرموز ومختار الفتاوٰی وکشف الغطاء وسراجیہ ودرمختار وفتح المنان کی عبارتیں جن سے تصحیح المسائل میں استناد کیا۔ہمارے خلاف نہیں۔ہاں مائۃ مسائل پر رد ہیں جس میں مطلق کہا تھا:

| | |
|---|---|
| زنان راز یارت قبور بقول اصح مکروہ تحریمی ست[61]۔ | عورتوں کے لیے زیارت قبور بقول اصح مکروہ تحریمی ہے۔(ت) |

لاجرم وہی درمختار جس میں تھا۔لابأس بزیارۃ القبور للنساء[62] (عورتوں کے لیے زیارت قبور میں کوئی حرج نہیں۔ت) اسی میں ہے: ویکرہ خروجھن تحریما[63] (عورتوں کا نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ت)

[60] کشف الاسرار عن اصول البزدوی بیان جواز زیارۃ القبور للنسائ دارالکتاب العربی بیروت ۳/۱۸۶
[61] مائۃ مسائل
[62] درمختار باب صلوٰۃ الجنائز مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۲۴
[63] درمختار باب صلوٰۃ الجنائز مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۲۴

وہی بحرالرائق جس میں تھا: الاصح ان الرخصة لهما [64] (اصح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں دونوں کے لیے ثابت ہے۔ت)

اسی میں ہے:

| | |
|---|---|
| لاینبغی للنساء ان یخرجن فی الجنازة لان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم نهاهن عن ذلك وقال انصرفن مأزورات غیر ماجورات [65]۔ | عورتوں کو جنازے میں نہ جانا چاہیے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے لیے اس سے ممانعت کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگر جائیں تو ثواب سے خالی گناہ سے بھاری ہو کر پلٹیں گی۔(ت) |

اتباع جنازہ کو فرض کفایہ ہے جب اس کے لیے ان کا خروج ناجائز ہوا تو زیارت قبور کہ صرف مستحب ہے اس کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ پھر نفس زیارت قبر جس کے لیے عورت کا خروج نہ ہو اس کا جواز بھی عندالتحقیق فی نفسہ ہے کہ جن شروط مذکورہ سے مشروط ان کا اجتماع نظر بعادت زنانِ نادر ہے اور نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ تو سبیل اسلم اس سے بھی روکنا ہے۔ ردالمحتار و منحۃ الخالق میں ہے:

| | |
|---|---|
| ان کان ذلك لتجدید الحزن والبکاء والندب علی ماجرت به عادتهن فلا یجوز علیه حمل حدیث لعن اللہ زائرات القبور وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء والتبرك بزیارة قبور الصالحین فلا بأس اذا کن عجائز ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی المسجد اه زاد فی رد المحتار وهو توفیق حسن [66] اه وکتبت علیه **اقول:** قد علم ان الفتوی علی المنع مطلقا ولو عجوز اولو لیلا فکذلك فی زیارة القبور بل اولی۔ | اگر یہ زیارت غم تازہ کرنے اور رونے چلانے کے لیے ہو جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو ناجائز ہے اور اسی پر یہ حدیث محمول ہے: "خدا کی لعنت ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جائیں" اور اگر عبرت حاصل کرنے، روئے بغیر رحم کھانے اور قبور صالحین سے برکت لینے کے لیے ہو تو جماعت مسجد کی حاضری کی طرح بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے مکروہ ہے اھ__ ردالمحتار میں مزید اتنا اور ہے کہ "یہ عمدہ تطبیق ہے اھ" اس پر میں نے (امام احمد رضا نے) یہ حاشیہ لکھا ہے: **اقول:** معلوم ہے کہ فتوٰی اس پر ہے کہ جماعتوں کی حاضری عورتوں کے لیے مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ بوڑھی عورت ہو اور اگرچہ رات کو نکلے۔ تو یہی حکم زیارت قبور میں بھی ہوگا بلکہ یہاں بدرجہ اولٰی ہوگا۔(ت) |

[64] بحرالرائق کتاب الجنائز فصل السلطان احق بصلٰوۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۹۰

[65] بحرالرائق کتاب الجنائز فصل السلطان احق بصلٰوۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۹۲

[66] ردالمحتار مطلب فی زیارۃ القبور ادارۃ الطباعۃ المصریہ مصر ۱/۶۰۴

**(۱۴)** آپ نے ایک صورت شیخ فانی مرتعش سے پردے کے اندر توجہ لینے کی ذکر کی ہے۔ اس میں کیا حرج ہے، جبکہ خارج سے کوئی فتنہ نہ ہو، نہ اسے یہاں سے علاقہ۔

**(۱۵)** مگروہ جو عورت کا خلیفہ ہونا لکھا، صحیح نہیں، ائمہ باطن کا اجماع ہے کہ عورت داعی الی اللہ نہیں ہوسکتی۔ ہاں تدابیر ارشاد کردہ مرشد بتانے میں سفیر محض ہو تو حرج نہیں۔ امام شعرانی میزان الشریعۃ الکبرٰی میں فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| قد اجمع اھل الکشف علی اشتراط الذکورۃ فی کل داع الی اللّٰہ ولم یبلغنا ان احدا من نساء السلف الصالح تصدرت لتربیۃ المریدین ابد النقص للنساء فی الدرجۃ وان وردالکمال فی بعضھن کمریم بنت عمران وأسیۃ امرأۃ فرعون فذلك کمال بالنسبۃ للتقوی والدین لابالنسبۃ للحکم بین الناس وتسلیکھم فی مقامات الولایۃ وغایۃ امرالمرأۃ ان تکون عابدۃ زاھدۃ کرابعۃ العدویۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا [67]۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ | اہل باطن کا اس پر اجماع ہے کہ داعی الی اللہ کیلئے مرد ہونا شرط ہے۔ اور ہمیں ایسی کوئی روایت نہیں ملی کہ سلف صالحین کی مستورات میں سے کوئی خاتون تربیت مریدین کے لیے کبھی صدر نشین ہوئی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ عورتیں مرتبہ میں ناقص ہیں، اور بعض خواتین مثلاً حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ زوجہ فرعون کے بارے میں جو کامل ہونے کا ذکر آیا ہے تو یہ کمال تقوٰی اور دین داری کے لحاظ سے ہے لوگوں کے درمیان حاکم ہونے اور انھیں ولایت کے مقامات طے کرانے کے لحاظ سے نہیں__ عورت کی غایتِ شان یہ ہے کہ عابدہ، زاہدہ ہو، جیسے رابعہ عدَویّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ (ت) |

[67] المیزان الکبرٰی کتاب الاقضیۃ مصطفی البابی مصر ۲/۱۸۹